سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ

مکی سورتوں میں سے ہے چالیس آیات اور دو رکوع ہیں

رکوع نمبر ۱ — آیات ۱ تا ۳۰ — قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ ۲۹/۱۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ — شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ① — ہم کو روز قیامت کی قسم ①

وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ② — اور نفس لوامہ کی (کہ سب لوگ اٹھا کر کھڑے کئے جائیں گے) ②

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ③ — کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی (بکھری ہوئی) ہڈیاں اکٹھی نہیں کریں گے؟ ③

بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ④ — ضرور کریں گے (اور) ہم اس بات پر قادر ہیں کہ اس کی پور پور درست کر دیں ④

بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ⑤ — مگر انسان چاہتا ہے کہ آگے کو خود سری کرتا جائے ⑤

يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ⑥ — پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا؟ ⑥

فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ⑦ — جب آنکھیں چندھیا جائیں ⑦

وَخَسَفَ الْقَمَرُ ⑧ — اور چاند گہنا جائے ⑧

وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ⑨ — اور سورج اور چاند جمع کر دیے جائیں ⑨

يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ⑩ — اس دن انسان کہے گا کہ (اب) کہاں بھاگ جاؤں؟ ⑩

كَلَّا لَا وَزَرَ ⑪ — بیشک کہیں پناہ نہیں ⑪

اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ِۨالْمُسْتَقَرُّ ⑫ — اس روز پروردگار ہی کے پاس ٹھکانا ہے ⑫

يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍۢ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ⑬ — اس دن انسان کو جو عمل اس نے آگے بھیجے اور جو پیچھے چھوڑے ہوں گے سب بتا دیے جائیں گے ⑬

بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ⑭ — بلکہ انسان آپ اپنا گواہ ہے ⑭

وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ⑮ — اگرچہ عذر و معذرت کرتا رہے ⑮

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ⑯ — اور (اے محمد) وحی کے پڑھنے کے لیے اپنی زبان نہ چلایا کرو کہ اس کو جلد یاد کر لو ⑯

اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ⑰ — اس کا جمع کرنا اور پڑھوانا ہمارے ذمے ہے ⑰

THE RISING OF THE DEAD

Revealed at Mecca

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. Nay, I swear by the Day of Resurrection;
2. Nay, I swear by the accusing soul (that this Scripture is true).
3. Thinketh man that We shall not assemble his bones?
4. Yea, verily. Yea, We are able to restore his very fingers!
5. But man would fain deny what is before him.
6. He asketh: When will be this Day of Resurrection?
7. But when sight is confounded
8. And the moon is eclipsed,
9. And sun and moon are united,
10. On that day man will cry: Whither to flee!
11. Alas! No refuge!
12. Unto thy Lord is the recourse that day.
13. On the day man is told the tale of that which he hath sent before and left behind.
14. Oh, but man is a telling witness against himself!
15. Although he tender his excuses.
16. Stir not thy tongue herewith to hasten it.[1]
17. Lo! upon Us (resteth) the putting together thereof and the reading thereof.

18. And when We read it, follow thou the reading	جب ہم وحی پڑھا کریں تو تم (اسکو سنا کرو اور) پھر اسی طرح پڑھا کرو ⑱	فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ۝١٨
19. Then lo! upon Us (resteth) the explanation thereof.	پھر اس (کے معانی) کا بیان بھی ہمارے ذمے ہے ⑲	ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ۝١٩
20. Nay, but ye do love the fleeting Now	مگر (لوگو) تم دُنیا کو دوست رکھتے ہو ⑳	كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ ۝٢٠
21. And neglect the Hereafter.	اور آخرت کو ترک کئے دیتے ہو ㉑	وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ ۝٢١
22. That day will faces be resplendent,	اُس روز بہت سے مُنہ رونق دار ہوں گے ㉒	وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ ۝٢٢
23. Looking toward their Lord;	(اور) اپنے پروردگار کے محو دیدار ہوں گے ㉓	إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝٢٣
24. And that day will other faces be despondent,	اور بہت سے مُنہ اس دن اُداس ہوں گے ㉔	وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ۝٢٤
25. Thou wilt know that some great disaster is about to fall on them.	خیال کریں گے کہ ان پر مصیبت واقع ہونے کو ہے ㉕	تَظُنُّ أَنْ يُفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ۝٢٥
26. Nay, but when the life cometh up to the throat	دیکھو جب جان گلے تک پہنچ جائے ㉖	كَلَّا إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ۝٢٦
27. And men say: Wherein the wizard (who can save him now)?	اور لوگ کہنے لگیں (اس وقت) کون جھاڑ پھونک کرنے والا ہے ㉗	وَقِيلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ۝٢٧
28. And he knoweth that it is the parting;	اور اُس (جاں بلب) نے سمجھا کہ اب سب سے جُدائی ہے ㉘	وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ ۝٢٨
29. And agony is heaped on agony;	اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے ㉙	وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۝٢٩
30. Unto thy Lord that day will be the driving.	اُس دن تجھ کو اپنے پروردگار کی طرف چلنا ہے ㉚	إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ ۝٣٠ ع

اسرار و معارف

قیامت کے دن کی قسم یعنی قیامت کا دن خود اپنے واقع ہونے پہ گواہ ہے کہ جب پیدا کیا عقل وشعور دیا نبی بھیجے اور اختیار دیا تو اب ضروری ہے کہ محاسبہ بھی کرے نیز وہ نفس کہ اپنا احتساب کرتا ہے یعنی وہ لوگ بھی گواہ ہیں جو زندگی بھر پھونک پھونک کر قدم رکھتے ہیں کہ اللہ کی نافرمانی نہ ہو اور کفار کی طرح عیش نہیں کرتے یہ بات بھی دلالت کرتی ہے کہ حساب کتاب ضرور ہونا چاہیے ۔

نفس اور اسکی اقسام

عناصر اربع کے ملنے سے نفس بنتا ہے چونکہ مادہ سے بنا ہے مادی لذات کی طرف کھینچتا ہے قرآن نے اسے نفسِ امّارہ کہا ہے یعنی برائی کرنے والا کو جب ایمان نصیب ہوتا ہے اور بھلائی بُرائی میں تمیز کا پتہ چلتا ہے تو مومن کا نفس اپنا محاسبہ کرتا رہتا ہے اور جہاں خطا ہو جائے توبہ کر کے اپنی اصلاح کی فکر کرتا ہے اسے قرآن میں نفسِ لوّامہ کہا گیا ہے کہ خود

کو گناہ پر ملامت کرتا ہے اور اتباعِ رسالت میں برکاتِ نبوی ﷺ سے ایسی صفائے قلب نصیب ہو کہ نیکی طبیعتِ ثانیہ بن جائے اور گناہ سے نفرت ہو جائے تو اسے نفسِ مطمئنہ کہا گیا ہے۔ اللہ کریم سب مسلمانوں کو یہ نعمت نصیب فرمائے آمین۔

کیا بنی آدم نے یہ گمان کر لیا کہ جب مر کر مٹی ہو جائے گا اور ہڈیاں تک گل سڑ جائیں گی پھر نہ بن سکیں گی بلکہ ہم تو ایسے قادر ہیں کہ ہر ایک کے انگلیوں کے پور بھی ویسے بنائیں گے جیسے دُنیا میں تھے۔

انگلی کے نشان ہر انسان کے الگ ہیں

عجیب بات ہے کہ کسی انسان کی انگلی کے نشانات دوسرے سے نہیں ملتے قرآن نے یہ تب بتا دی تھی

جسے صدیوں بعد سائنس نے اب ثابت کیا ہے یہاں دوبارہ پیدا کرنے کو پہلے پیدا کرنے سے ثابت فرمایا ہے کہ ہر بدن کے ذرات روئے زمین پر منتشر ہوتے ہیں پھر غذا دوا وغیرہ کے ذریعہ صلب پدر میں پھر نطفے کو شکمِ مادر میں اور یوں بے شمار انسانوں کو باوجود ایک جیسے قد و قامت، اعضاء و جوارح کے الگ الگ بنا دیا۔ پھر ممکن ہے کسی کو کسی سے مشابہت ہو مگر انگلیوں کے نشانات قطعی سب کے الگ الگ بنائے لہٰذا یہاں فرمایا ہم تو ہر ایک کے انگلیوں کے پور تک پہلے جیسے ہی بنائیں گے آدمی اللہ کے سامنے ڈھٹائی سے پیش آتا ہے کہ اس کے رسول ﷺ سے کہتا ہے کہ قیامت کا روز کونسا ہو گا تو سُن جب نگاہیں چندھیا جائیں گی اور شمس و قمر بے نور ہو کر جھڑ جائیں گے اور جب ہیبت سے کافر کہے گا کدھر کو بھاگوں تو اسے پتہ چلے گا کہ بھاگنے کا کوئی راستہ نہیں بلکہ پروردگار کی بارگاہ میں جمع ہونا ہے اور تب سب کو ان کے اعمالنامے سنائے جائیں گے کہ کس نے کونسا نیک عمل آگے بھیجا اور کون کتنی نیکیوں سے محروم رہا یقیناً انسان اپنے حال سے پوری طرح باخبر ہوتا ہے ہاں بہانے بیشک کرتا رہے۔

چونکہ یہ سب احوال کتاب اللہ بیان کرتی ہے تو آپ ﷺ پر جب وحی نازل ہو تو پڑھنے میں اور یاد کرنے میں جلدی نہ کریں بلکہ جبریل امین جو اللہ کی طرف سے پڑھتے ہیں پڑھ چکیں تو آپ ﷺ پڑھا کریں کہ اُسے آپ ﷺ کو یاد کرانا اور آپ ﷺ سے دوبارہ پڑھوانا یہ ہمارا کام ہے۔ پھر اس کا مفہوم بیان کرنا آپ ﷺ کی زبانِ مبارک سے بھی ہمارا کام ہے۔

مسئلہ: آئمہ نے یہاں سے اخذ فرمایا ہے کہ امام قرارت کر رہا ہو تو مقتدی خاموش رہے۔

مسئلہ: جس طرح قرآن کے الفاظ بتانا منصبِ نبوت ہے اسی طرح قرآن کا مفہوم بیان کرنا بھی نبی علیہ السلام کا منصب ہے۔ کوئی شخص اپنی طرف سے مقرر کرنے کا مجاز نہیں۔

اللہ کو میدانِ حشر میں دیکھ سکیں گے

لیکن یہ کفار تو دنیا کی لذات کے اسیر ہیں اور آخرت کو پسِ پشت ڈال دیا ہے لیکن اُس روز کتنے لوگ ہوں گے جن کے چہروں سے بشاشت ٹپکتی ہو گی اور اپنے رب کو واقعی دیکھ رہے ہوں گے آخرت میں آنکھ میں وہ قوت آجائے گی کہ دیدار باری کر سکے اور میدانِ حشر میں اللہ کے بندے دیدار سے مشرف ہوں گے۔ ہاں کیفیات سب کی اپنی استعداد کے مطابق ہوں گی اس پہ اہلِ سنت کا اجماع ہے اور کفار کے چہرے لٹکے ہوئے ہوں گے، دیدار سے محروم اور عذاب کی فکر میں گرفتار ہوں گے۔ انسان کی طاقت کا پتہ تو عندالموت چل جاتا ہے کہ جب جان حلق میں اٹکی ہوتی ہے یعنی موت قریب تر ہو جاتی ہے اور کوئی حیلہ اس سے بچنے کا نہیں ملتا تب پتہ چلتا ہے کہ دُنیا سے جدائی کی گھڑی آپہنچی اور انسان تڑپتا ہے کہ ٹانگیں آپس میں لپٹ جاتی ہیں یہ اپنے پروردگار کی طرف چل چلاؤ کی گھڑی ہوتی ہے۔

رکوع نمبر ۲ آیات ۳۱ تا ۴۰ تبٰرَكَ الَّذِیْ ۲۹/۱۸

31. For he neither trusted, nor prayed.	تو اس (عاقبت نا اندیش) نے نہ تو (کلامِ خدا کی) تصدیق کی نہ نماز پڑھی ﴿۳۱﴾	فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی ﴿۳۱﴾
32. But he denied and flouted.	بلکہ جھٹلایا اور مُنہ پھیر لیا ﴿۳۲﴾	وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰی ﴿۳۲﴾
33. Then went he to his folk with glee.	پھر اپنے گھر والوں کے پاس اکڑتا ہوا چل دیا ﴿۳۳﴾	ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰۤی اَهْلِهٖ یَتَمَطّٰی ﴿۳۳﴾
34. Nearer unto thee and nearer,	افسوس ہے تجھ پر پھر افسوس ہے ﴿۳۴﴾	اَوْلٰی لَكَ فَاَوْلٰی ﴿۳۴﴾
35. Again nearer unto thee and nearer (is the doom).	پھر افسوس ہے تجھ پہ پھر افسوس ہے ﴿۳۵﴾	ثُمَّ اَوْلٰی لَكَ فَاَوْلٰی ﴿۳۵﴾
36. Thinketh man that he is to be left aimless?	کیا انسان خیال کرتا ہے کہ یونہی چھوڑ دیا جائے گا؟ ﴿۳۶﴾	اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَكَ سُدًی ﴿۳۶﴾
37. Was he not a drop of fluid which gushed forth?	کیا وہ منی کا جو رحم میں ڈالی جاتی ہے ایک قطرہ نہ تھا؟ ﴿۳۷﴾	اَلَمْ یَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِیٍّ یُّمْنٰی ﴿۳۷﴾
38. Then he became a clot; then (Allah) shaped and fashioned:	پھر لوتھڑا ہوا پھر (خدا نے) اُسکو بنایا، پھر اسکے اعضا کو درست کیا ﴿۳۸﴾	ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰی ﴿۳۸﴾

فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَىٰ ﴿٣٩﴾ پھر اس کی دو قسمیں بنائیں (ایک) مرد اور (ایک) عورت ﴿٣٩﴾

أَلَيْسَ ذَٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ ﴿٤٠﴾ کیا اس کو اس بات پر قدرت نہیں کہ مردوں کو جلا اٹھائے ﴿٤٠﴾

39. And made of him a pair, the male and female.

40. Is not He (Who doth so) able to bring the dead to life?

اسرار و معارف

کافر نے نہ تو تصدیق کی نہ ایمان لایا اور نہ اللہ سے تعلق جوڑا جو اس کی عبادت کے ذریعے جوڑا جا سکتا تھا بلکہ سارے دین یعنی نظامِ حیات کا انکار کر دیا اور اس سے منہ موڑ لیا اور اپنے اہل و عیال اور دولتِ دُنیا میں منہمک ہو گیا بڑے فخر اور تکبّر کے ساتھ تباہ ہو گیا تباہ ہو گیا تباہ ہو گیا تباہ ہو گیا۔ یعنی زندگی میں موت میں برزخ میں اور حشر میں ہر جگہ اپنے لیے تباہی خرید لی کیسا بیوقوف ہے سمجھتا ہے حساب کتاب نہ ہو گا اور یونہی عالم ختم ہو جائے گا حالانکہ ایک مربوط نظام ہے خود یہ ایک قطرۂ منی سے بنایا گیا پھر شکمِ مادر میں محض خون تھا جما ہوا پھر اسے انسان بنا کر زندگی دی اس میں مرد عورت کے جوڑے بنائے اور بقائے نسل کو جاری فرمایا ایک نظامِ کائنات بنایا جو پوری ذمہ داری سے اپنا پورا پورا کام کر رہا ہے ہر قطرۂ آب ہر ذرہ خاک اپنے اپنے وقت پر اپنی اپنی جگہ پہنچ رہا ہے اور کتنا حساب و کتاب کا دخل ہے کہ ساعت بھر یا ذرّہ بھر کمی زیادتی ہو تو نظامِ کائنات چل نہ سکے۔ کیا اتنی قدرتِ کاملہ کے مالک پروردگار کے لیے یہ مشکل ہے کہ مُردوں کو دوبارہ بنا کر زندہ نہ کر سکے ہرگز نہیں۔